جلد01شمارہ17،2024

Article

Orientalist's Catalogue Making in 19th Century: Research Perspective

انیسویں صدی میں مستشرقین کی اردو مخطوطات کی کیٹلاگ سازی: تحقیقی تناظر

Prof. Dr. Naseem Abbas Ahmar[*1]

[1] Department of Urdu Language and Literature, University of Sargodha

*Correspondence:

پروفیسر ڈاکٹر نسیم عباس احمر[1]

[1] شعبہ اردو زبان وادب، یونیورسٹی آف سرگودھا

Abstract:

Catalogue making is important component of reference research. The books in personal libraries are not only a source of interest and information for historians and researchers, but also reveal the intellectual and academic tendencies of individuals. In literary research, the importance of manuscripts compared to publications is twofold. Fort William College is also credited with cataloging making of the manuscripts in Urdu. In this field too, the remarkable work of the Orientalists comes to the fore. Important Orientalists in this regard are Charles Stewart, Springer and J. F. Blumhardt. In this article, an introduction to the cataloging of the above important Orientalists has been made the subject.

Keywords: Orientalists, Catalogue, 19th Century, Urdu, Manuscripts, Springer, Blumhardt

.

eISSN: 2073-3674
pISSN: 1991-7813
Received:١٤-٠٤-202٤
Accepted:١١-٠٦-202٤
Online:٢٧-٠٦-202٤

Copyright: © 2023 by the authors. This is an access-open article distributed under the terms and conditions of the Creative Common Attribution (CC BY) license

کیٹلاگ سازی، حوالہ جاتی تحقیق کا اہم جزو ہے۔ کتابی کیٹلاگ، ماخذات کی نشان دہی میں اصل معاونت کا وظیفہ انجام دیتی ہیں۔ کتب خانوں میں ذخیرہ کتب اور خاص طور پر ذاتی کتب خانوں میں موجود کتب نہ صرف مورخین و محققین کے لیے دلچسپی اور معلومات کا ذریعہ ہوتی ہیں بلکہ شخصیات کے فکری و علمی رجحانات کو بھی سامنے لاتی ہیں۔ تاریخی حوالے سے ادبی تحقیق میں مطبوعات کی نسبت مخطوطات کی اہمیت دو چند ہے۔ مخطوطات کے ضائع ہو جانے، کمیاب و نایاب ہو جانے کے باعث ان فہارس کی معلومات اہم وسیلہ بنتی ہیں۔ اردو میں مخطوطات کی فہرست سازی کا سہرا بھی فورٹ ولیم کالج کو جاتا ہے۔ اردو میں اس کا آغاز انیسویں صدی کے پہلے عشرے میں ہوا ۔اس میدان میں بھی مستشرقین کی فہارس کا ہی قابل ذکر کام سامنے آتا ہے۔ اس حوالے سے اہم مستشرقین میں چارلس اسٹیورٹ، اسپر نگر اور بلوم ہارٹ شامل ہیں۔ سر دست مذکورہ اہم مستشرقین کی کیٹلاگ سازی کے تعارف کو موضوع بنایا گیا ہے۔

چارلس سٹیورٹ (۱۷۶۴ء-۱۸۳۷ء) کیپٹن پوئنٹز سٹیورٹ کا بیٹا تھا۔ جس نے ایسٹ انڈیا کمپنی کی آرمی میں ۱۷۸۲ء میں شمولیت اختیار کی۔ بنگال، روہیل کھنڈ اور اپر انڈیا میں سروس کا زیادہ دورانیہ گزار ۱۸۰۸ء میں میجر کے عہدے سے ریٹائرڈ ہوئے۔ ۱۸۰۰-۱۸۰۶ءء-میں فورٹ ولیم کالج کلکتہ میں فارسی کے اسسٹنٹ پروفیسر، ۱۸۰۷-۱۸۲۷ء ہیلبری کالج مین عربی، فارسی اور ہندوستانی کے پروفیسر رہے۔ ان کا انتقال ۱۹ اپریل ۱۸۳۷ء کو ہوا۔ ان کی اہم تصانیف میں "انوار سہیلی کا تعارف"، "ٹیپو سلطان کی لائبرری کا کیٹلاگ"، اور "تاریخ بنگال" شامل ہیں[۱]۔

۱۸۰۹ میں چارلس اسٹیورٹ کی فہرست "میسور کے مرحوم ٹیپو سلطان کی اورینٹل لائبریری کا وضاحتی کیٹلاگ" شائع ہوئی۔ اس کا انتساب ایسٹ انڈیا کمنی کے چیئر مین، ڈپٹی چیئر مین اور ڈائریکٹرز کے نام کیا گیا ہے۔ اس کا دیباچہ چھ صفحات پر مشتمل ہے۔ حیدر علی خان کی سوانح ۴۲ صفحات اور ٹیپو سلطان کی سوانح ۵۱ صفحات میں سموئی گئی ہے۔ اس کیٹلاگ میں اردو (ہندی اور دکنی) کی ۲ کتب شامل ہیں۔ جن میں ۲۳ شاعری کی کتب اور ۳ نثر کی کتب کا مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے۔ ان کتب کی تفصیل صفحہ نمبر ۱۷۸ تا ۱۸۳ پیش کی گئی ہے۔ کتب کے نام خط نسخ اور رومن میں اور تعارف انگریزی زبان میں درج کیا گیا ہے۔ تعارف میں ؛کتاب کا موضوع، مصنف کے حالات، ترجمے کا ذکر، دیگر تاریخی کتب سے استفادہ، بہ طور تحفہ اور جن کے تراجم ٹیپو سلطان کی فرمائش پر ہوئے، ان کے نام بھی درج کیے ہیں۔ ایک مخطوطے کا تعارف دیکھیے: روضۃالشھدا

"اس کام کا عنوان شہداء کا باغ ہے۔ اس میں حسین اور ان کے خاندان کے افراد کی موت کے بارے میں، جو کربلا کی جنگ میں مارے گئے تھے بہت سے متاثر کن مرثیے دکنی زبان میں ہیں۔ یہ مرثیے ہر رات امام بارگاہوں (اس مقصد کے لیے تعمیر کی گئی شان دار عمارتیں) میں حسین کے سالانہ عزا کی تقریب کے دوران، جو کہ محرم کے پہلے عشرہ کو منایا جاتا ہے، پڑھے جاتے ہیں۔ ان دنوں میں شاذ و نادر ہی ایسا ہوتا ہے کہ جلسہ عام میں کسی کی آنکھوں سے آنسو نہ نکل پاتے ہوں۔ اس کا اثر بعض اوقات جنازے کے جلوس کے تعارف سے بہت زیادہ بڑھ جاتا

ہے، جس میں شہید کا جنگی گھوڑا بے شمار تیروں، اس کے وقار کا نشان، اور دیگر تماشا کے ساتھ پھنس جاتا ہے۔ کچھ سال قبل، لکھنؤ میں ایک شخص کو اس تقریب کے دوران خلیفہ یزید (جسے شیعہ یا علی کے پیروکار، لعنتی غاصب کہتے ہیں،) کی نمائندگی کے لیے آمادہ کیا گیا۔ اس کے نتیجے میں وہ شاندار لباس پہنے ہوئے تھے، اور کمرے کے اوپری سرے پر ایک عرش پر بیٹھے تھے: لیکن جب قیدیوں، حسین کے خاندان کے بچے اور خواتین، کو اس کے سامنے لایا گیا تو مشتعل ہجوم، اپنے جنون کی بلندی پر تھا، اس پر قبضہ کر لیا اور اسے تقریباً ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا۔ عیسائی اور ہندو اس تماشے کو حفاظت سے دیکھ سکتے ہیں لیکن کوئی ہوشیار سنی امام بارگاہ میں داخل نہیں ہو گا۔"[۲]

چارلس اسٹیورٹ نے باقی کتب کا تعارف انتہائی مختصر پیش کیا ہے۔ لیکن مستشرقین کے ہاں یہ عمومی رجحان ہے کہ جہاں تفرقے کو اجاگر کرنا ہو وہاں تفصیل کو ملحوظ رکھتے ہیں۔ اس تعارف میں بھی انھوں اسی روش کو برقرار رکھا ہے۔ مذکورہ کیٹلاگ میں شامل ہندی اور اردو مخطوطات کی فہرست درج ذیل ہے۔

۱۔تذکرۃ الشعرا ہندی از فتح علی حسینی ۲۔ علی نامہ تاریخ علی عادل شاہ ۳۔گلشن عشق۔ ۴۔گلدستہ عشق۔ ۵۔کلیات قطب شاہ ۶۔ قصہ ماہ و پیکر ۷۔ قصہ رضوان شاہ و روح افزا ۸۔ قصہ بہرام و گل اندام ۹۔ پھول بن ۱۰۔ طوطی نامہ۔ ۱۱۔ قصہ پدماوت دکھنی ۱۲۔ قصہ لعل و گوہر ۱۳۔ سری گنیس۔ ۱۴۔ دیوان یقین۔ ۱۵۔ سندر سکار ہندی ۱۶۔ دھوری ہندی از شا گجراتی درویش ۱۷۔ بھوک بل یعنی کوک شاستر ۱۸۔ مفرح القلوب ۱۹۔ دیوان رفیع سودا ۲۰ قصائد رفیع سودا ۲۱۔ روضۃ الشدا ۲۲۔ رسالہ سرود وراگ ۲۳۔ رسالہ نظم — ۲۴۔ نشاط العشق شرح غوثیہ ۲۵۔ ترجمہ مفتاح الصلوۃ ۲۶۔ خلاصہ سلطانی شامل ہیں۔

فارسی کی پندرہ کتب میں سے اقتباسات کو فارسی رسم الخط اور ان کے انگریزی ترجمہ کو ضمائم میں جگہ دی گئی ہے۔ آخر میں مخطوطات کا موضوع وار اشاریہ بھی دیا گیا ہے۔ اس کے بعد ضمائم کا اشاریہ بھی درج کیا گیا ہے۔ میں پیدا ہوئے۔ ۱۸۳۲ء میں تعلیم کے لیے ویانا یونیورسٹی چلے گئے۔ طب اور Nassereit اشپر نگر ۳ ستمبر ۱۸۱۳ء میں آسٹریا کے ایک مشرقی زبانوں میں دلچسپی لینے لگے۔ ۱۸۳ء میں پیرس چلے گئے۔ اسی سال لندن روانہ ہوئے۔ صاحب علم شخص ارل منسٹر سے ملاقات ہوئی۔ وہ اس وقت مسلمانوں کے فن جنگ کی تاریخ پہ کام کر رہا تھا۔ اس نے اسپر نگر کو اپنا سیکرٹری اور ذاتی کتب خانے کا نگران مقرر کر لیا۔ اشپر نگر نے اس کتب خانے کی فہرست بھی تیار کی۔ ارل کے اچانک انتقال کے بعد ۱۸۴۳ء میں اشپر نگر ہندوستان چلا آئے۔ یہاں اردو زبان سے دلچسپی بڑھی، باقاعدہ زبان سیکھی۔ اس سے پہلے وہ بہت سا کام عربی زبان کے حوالے سے کر چکے تھے۔ پہلے دلی ورنیکولر ٹرانسلیشن سوسائٹی کے سیکرٹری اور ۱۸۴۴ء میں دلی کالج کے پرنسپل تعینات ہوئے۔ ۱۸۴۵ء میں دلی سے ہفتہ وار اخبار "قران السعدینؑ جاری کیا۔ ۱۸۴۷ء کو لکھنؤ میں ریذیڈنٹ کا زائد نائب مقرر کیا گیا اور شاہان اودھ کے شاہی کتب خانوں کے قلمی نسخوں کی فہرست مرتب کرنے کا کام سونپا گیا۔ ۱۸۴۸ء سے ۱۸۵۰ء تک لکھنؤ میں قیام

رہا۔ ۱۸۵۰ء میں ایشاٹک سوسائٹی بنگال کلکتہ کے معتمد مقرر ہوئے۔ ۱۸۵۷ء میں یونیورسٹی آف بون میں مشرقی زبانوں کے پروفیسر مقرر ہوئے۔ ۱۸۸۱ء میں ہائیڈل برگ چلے گئے۔ ۱۹ دسمبر ۱۸۹۳ء ہائیڈل برگ میں انتقال ہوا۔[۳]

۱۸۵۴ء میں ،اسپرنگر کی،"شاہان اودھ کے کتب خانوں کے عربی، فارسی اور ہندستانی مخطوطات کا کیٹلاگ"، شائع ہوا، اس فہرست میں ۲۳۷ کتب؛ ۴۱ فارسی تذکروں کا تعارف شامل ہے۔ وضاحتی فہرست میں مصنف اور کتاب کا تعارف، مخطوطہ کی مملوکہ ذخیرہ کتب کا حوالہ، مخطوطہ کے ایک ورق کی سطور کی تعداد، صفحات کی تعداد، آغاز کی عبارت یا اشعار ، مخطوطہ کے مواد کی فہرست، غزلیات، رباعیات، قطعات کی تعداد، کل اشعار کی تعداد، تذکروں میں شعرا کی تعداد، مخطوطے کی کیفیت اور حالت، مخطوطے کا لائبریری میں اندراج نمبر، کتب کے دیباچوں اور تقاریظ کا ذکر (دیوان زادہ حاتم کے دیباچے کی مکمل عبارت (خط نسخ میں) کو شامل تعارف کر دیا گیا ہے)، کتاب کے انتساب کا ذکر، جس کی فرمائش پر لکھی گئی اس کا ذکر، مخطوطات کے ساتھ مطبوعات کا ذکر، قصائد میں ممدوحین خاص طور پر گورنر جنرل یا انگریز مقتدرہ کا ذکر، کہیں کہیں کاتب کا ذکر اور سن تحریر کا حوالہ، کتب کے اخذ و ترجمہ کا ذکر، مطبوعہ کتب کے اشاعت گھر اور مقام اشاعت کا ذکر، مصنف کے عہد کے بادشاہ کا ذکر، شاعری کا موضوع مثلاً تصوف کا ذکر، شاعری پر تبصرے پر مبنی ایک دو جملے، کتابت کی اغلاط، سیاہ اور سرخ سیاہی کے استعمال، حواشی، کتاب کے عنوان کا انگریزی ترجمہ، لائبریروں (موتی محل، توپ خانہ اور فرح بخش) کا حوالہ بھی دیا گیا ہے۔ دیوان حسنؔ کا تعارف دیکھیے:

> "دیوان میر غلام حسن۔ فہرست: دیباچہ فارسی میں، جس میں سودا اور میر تقی کا ذکر کیا گیا ہے ص ۴؛
> آصف الدولہ ،سالار جنگ کا قصیدہ ص ۱۹ غزلیات ص ۲۵، متفرق نظمیں ص ۱۹۰، غزلیات کا آغاز:
>
> گر کھینچیے رقم کچھ تیری وحدت کے بیان کا
> تو چاہیے خامہ بھی اسے ایک زبان کا
>
> موتی محل: اسی کتب خانے میں ایک اور کاپی بغیر دیباچے کے بھی ہے، کتابت ناقص ہے، قلمی تحریر مٹی ہوئی اور اغلاط کی حامل ہے۔ آخر پہ سرخ روشنائی استعمال کی گئی ہے لیکن کتابت باقی متن سے مختلف ہے۔ منگل ۲۵ ذوالحجہ ۱۱۹۲ھ ، فیض آباد۔ اس کاپی میں فارسی رباعیات بھی شامل ہیں۔[۴]

اردو تذکروں کے مخطوطات کی فہرست درج ذیل ہے:۔

۱۔ نکات الشعرا ۲۔ تذکرہ علی حسینی گردیزی ۳۔ مخزن نکات ۴۔ گلزار ابراہیم ۵۔ تذکرہ شورش ۶۔ تذکرہ ہندی ۷۔ تذکرہ عشقی ۸۔ گلشن ہند از مرزا علی لطف ۹۔ عیار الشعرا از خوب چند ذکاء ۱۰۔ عمدہ منتخبہ از اعظم الدولہ سرور ۱۱۔ مجموعہ نغز ۱۲۔ طبقات

سخن ۱۳۔دیوان جہاں ۱۴۔گلدستہ نشاط ۱۵۔گلشن بے خاز ۱۶۔گلشن بے خزاں ۱۷۔انتخاب دوواین ۱۸۔گلدستہ نازنین ۱۹۔تذکرہ شعرائے ہند ۲۰۔چمن بے نظیر ۲۱۔تذکرہ یوسف علی خان۔(سب سے زیادہ تفصیل اس کی پیش کی گئی ہے۔یہ تذکرہ فارسی شعرا کا ہے۔ اس کا تعارف کتاب کے صفحہ ۱۹۲تا ۳۰۶تک محیط ہے۔)

فہرست کا دوسرا باب فارسی کے 513 شعری کلیات اور دوواین کے مخطوطات کی وضاحت پر مبنی ہے۔تیسرا باب اردو شعری کلیات اور دواوین کے مخطوطات سے متعلق ہے۔جن شعری کتب کو موضوع بنایا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔نگارستان عشق تصنیف آبا داز مہدی حسن خان آباد2۔مثنوی مرزا عباس 3۔دیوان آبرو4۔ مثنوی محمد مبارک شاہ،5۔دیوان آصف 6۔دیوان افسوس7۔منظوم اقدس تصنیف آفتاب،مثنوی از شاہ عالم آفتاب8۔دیوان آفتاب9۔دواوالداء۔10،مثنوی فرامش یاد 11۔جمجمعہ 12۔قصہ منصور تصنیف احمد13۔دیوان احقر14۔دیوان احسن15۔لعل گوہر تصنیف عاجز 16۔سراپا سوز تصنیف اختر17۔دیوان اختر18۔قصائد علی حیدر19۔واسوخت امانت20۔یوسف زلیخا تصنیف امین21۔نجات نامہ22۔معارج الفضائل تصنیف اسیر۔23دیوان آتش24۔دیوان اظفری25۔دیوان بقا 26۔دیوان بیدار27۔ پہیلی ریختہ تصنف بسمل 28۔معراج نامہ تصنیف سید بلاقی29۔دیوان صادق علی صادق30۔دیوان صاحب قران 31۔قصہ مہروماہ تصنیف صالح 32۔دیوان محبت 33۔مرثیہ صوفی 34۔دیوان درد 35۔مثنوی نظم گوہر 36۔معراج نامہ ضمیر 37۔مثنوی ضمیر 38۔نان و نمک تصنیف فصیح 39۔دیوان فارغ 40۔گلزار نشاط تصنیف فتح علی 41۔قصہ رضوان شاہ تصنیف فایض 42۔چشمہ فیض 43۔دیوان فدوی 44۔دیوان فغاں 45۔طوطی نامہ تصنیف غواصی 46۔دیوان گویا 47۔مثنوی ہشت گلزار تصنیف حقیقت 48۔دیوان خواجہ حسن 49۔دیوان حسن 50۔سحر البیان 51۔دیوان حسرت 52۔دیوان زادہ حاتم 53۔دیوان ہوس 54۔اشعار ریختہ غازی الدین حیدر 55۔ہفت پیکر تصنیف حیدری 56۔کلیات قصائد حسام 57۔دیوان حسینی 58۔مرثیہ ہائے ہوشدار 59۔پدماوت تصنیف عبرت و عشرت 60۔گلشن عشق تصنیف امام 61۔کلیات انشاء62۔سلک نور تصنیف محمد اسمعیل 63۔تحفہ جعفری 64۔دیوان میر یار علی 65۔دیوان جرات 66۔گلدستہ سخن تصنیف جوش 67۔باہ ماساز کاظم علی جوان 68۔محشر نامہ تصنیف محمد جیون 69۔دیوان کبیر 70۔دیوان کمال 71۔دلھن نامہ وشھادت نامہ وغیرھا تصنیف کریم 72۔مثنوی خوجم 73۔سپاہی نامہ تصنیف خوشدل 74۔پہیلی امیر خسرو 75۔خوب ترنگ وامواج خوبی تصنیف خوب 76۔واسوخت قیصر 77۔قصہ شاہ بیدار بخت تصنیف محفوظ 78۔دیوان مجذوب 79۔اعجاز عشق تصنیف مجروح۔

۱۸۵۷ء میں اسپر نگر کی Sprengeriana A catalogue of the Bibliotheca Orientalis دوسری فہرست شائع ہوئی۔یہ فہرست ان کے ذاتی کتب خانے کی ہے۔ہر کتاب مختصر تعارف پر مبنی ہے۔دیباچے میں مختلف مشرقی ممالک کے اسفار،وہاں کے کتب خانوں کی حالت زار، مخطوطات اور ادبی خزانوں کے تحفظ کے لیے مشرقیوں کی عدم دلچسپی اور مشرقی کتب کی اہمیت کو واضح کرنے کے ساتھ اس فہرست کی تیاری کے طریقے پر روشنی ڈالی ہے۔انھوں نے ان میں جو کتب بعد ازاں یورپ میں شائع ہوئیں ان

کو شامل نہیں کیااور صرف مشرق میں کتابت کی گئی اور اشاعت پذیر کتب کو پیش کیا ہے۔انھوں نے ان کتب کو قیمتی اور نایاب بھی قرار دیا ہے۔وہ کتاب کی موضوعاتی نوعیت، زبان اور کتابت یااشاعت کی نوعیت، مقام تحریر یااشاعت، کتاب یا مصنف کا عہد، تراجم، جلدوں کی تعداد اور صفحات کی تعداد کا ذکر کرتے ہیں۔کتاب کا نام خط نسخ میں دیا گیا ہے۔کتاب جس کی فرمائش پہ لکھی گئی اس کا ذکر بھی کرتے ہیں ،مثال کے طور پہ' آثار الصنادید' کے ضمن میں لکھتے ہیں کہ سر سید احمد خان نے ان (اشپر نگر) کے مشورے سے تحریر کی۔یہ فہرست ۱۱۰ صفحات پر مشتمل ہے، جس میں ۱۹۷۲ کتب اور مخطوطات کا مختصر تعارف دیا گیا ہے۔کتب اور مخطوطات کا تعلق عربی، فارسی اور اردو زبان سے ہے۔جغرافیہ اور تاریخ پر کتب کی تعداد ۲۴۵، سوانح اور تذکروں پر ۱۲۵، قرآن کریم کی تفاسیر ،۱۹۶احادیث اور تفہیم حدیث پر ،۱۰۲ قانون اور مذہب پر ۱۶۹، صوفی ازم اور اخلاقیات پر ۲۰۶، عربی لغات اور قواعد پر ۱۵۴عربی شعر و نثر ۲۶۷، فارسی شاعری، ۱۶۵فارسی لغات ، قواعد اور نثر پر ۱۰۸، ترکی کتب ۱۰، سنسکرت اور اردو سے فارسی تراجم ۱۲اردو ادب پر ۹۶، فلسفہ پر ۵۵ریاضی پر ۵۲ طب پر ۶۳، انسائیکلوپیڈیا پر ۲۸ کتب شامل ہیں۔

مشرقی سرمایے کی علمی اہمیت اور مشرق و مغرب کی باہمی قربت میں اس کے کردار پہ یوں روشنی ڈالتے ہیں۔

"میں تسلیم کرتا ہوں کہ مشرق کا ادب بہت کم داخلی قدر رکھتا ہے، میں یہاں اس موضوع پر جو کچھ پہلے کہہ چکا ہوں اسے دہراتا ہوں، اس میں چند حقائق ہیں، فلکیات، طب، ریاضی، نیچرل ہسٹری، پالیسی اور سائنس میں ہمارے لیے نیا ہے۔شاعری اور فلسفہ میں بھی، مشرقی کاموں میں کچھ جذبات یا خیالات ہوتے ہیں جن کی ہم تعریف کر سکتے ہیں یا اپنا سکتے ہیں۔۔۔میرے نزدیک موجودہ دور میں ایشیا کی عادات، زندگی اور ادب کا مکمل علم یورپ کے لیے ایک اہم ترین خواہش ہے، یہ نہ صرف تاریخ کے فلسفے کو مکمل کرے گا جس کی بنیاد صرف حقائق پر رکھی جانی چاہیے، بلکہ یہ مشرق اور مغرب کے درمیان تعلق کے اس ناگزیر راستے کو ہموار کرے گا اور اس سے کہیں زیادہ تیز رفتاری سے آگے بڑھ رہا ہے جتنا کہ عام طور پر سمجھا جاتا ہے۔"[۵]

۱۸۹۹ء میں جیمز فلر بلوم ہارٹ[ ] کی فہرست" برٹش میوزیم کی لائبریری میں ہندی، پنجابی اور ہندوستانی مخطوطات کا کیٹلاگ[۷]، اشاعت پذیر ہوا۔اس کے پہلے ۸۹ صفحات میں ہندی مخطوطات کا تعارف ہے۔اس کے بعد ہندوستانی مخطوطات کو موضوعات میں تقسیم کرکے درج کیا گیا ہے۔اس فہرست کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ہر مخطوطے کی وضاحت شامل کی گئی ہے۔تعارف میں ابتدائیے اور اختتام کے اقتباسات کو بھی خط نسخ کے نمونوں کے ساتھ پیش کیا ہے۔مخطوطے کا تعارف انگریزی زبان میں ہے۔کل ۱۱۵ مخطوطات کا تعارف دیا گیا ہے۔مخطوطے کا لائبریری میں اندراج، کاتب کا نام، اشاعت کا سال، کیفیت، خط تحریر کے تعارف سے آغاز ہوتا ہے۔اس کے ساتھ تراجم، سبب تالیف، اساتذہ کا ذکر، اسفار کا بیان، دیگر اشاعتوں کا احوال، مصنف کے مختصر حالات زندگی، مصنف کی دیگر

تصانیف کا تعارف، جن دوسری کتابوں میں ہو اس کا بیان، ترقیمے کی معلومات، سطور کی تعداد، دیگر لائبریریوں میں موجودگی اور ماخذ کا بھی بیان ہے۔ بعض کتب کے مصنفین کی شہادت ابتدائیہ (پرولاگ) یا اختتامیہ (ایپی لاگ) سے اخذ کی ہے۔ مصنف کی زندگی کی معلومات کے لیے تذکروں سے مدد لی ہے۔ اشاعتوں کی تفصیل کے لیے گارساں دتاسی کے خطبات، تاریخ، کتب خانہ شاہان اودھ وغیرہ سے استفادہ کیا ہے۔ غزلیات، قطعات، رباعیات، مخمس، ترکیب بند، ترجیع بند کی تعداد اور مرثیوں اور مثنویوں میں اشعار کی تعداد بھی لکھ دیتے ہیں۔ مخطوطات کی فہرست اور اصل متن کے اختلافات کو بھی نشان زد کیا گیا ہے۔ سن اشاعت کے درست تعین کے لیے داخلی و خارجی شہادتوں سے بھی مدد لی ہے۔ مخطوطات پہ کتب خانوں کی مہروں کا حوالہ بھی پیش کیا ہے۔ فہرست کو انگریزی حروف کی ترتیب سے پیش کیا گیا ہے ساتھ ساتھ اردو میں نام کا اندارج بھی ہے۔ کیٹلاگ کے آخر پہ مخطوطات کے عنوانات، اشخاص، موضوع وار مخطوطات کا اشاریہ دیا گیا ہے۔ 'زٹل نامہ' کا تعارف دیکھیے:

"نستعلیق میں لکھا گیا، حاشیے کے ساتھ، بظاہر ۱۸ویں صدی کے اختتام پر لکھا گیا۔ لکھنؤ کی شاہی لائبریری سے۔ [جیو۔ ڈبلیو ایم ہیملٹن۔]

کلیات، یا زٹلی کا جمع کردہ کام۔ میر محمد جعفر، کنیت زٹلی یا "مذاق کرنے والا"، نارنول کا رہنے والا تھا، اور شہنشاہ اورنگزیب (جس کی وفات ۱۱۱۸ھ ۱۷۰۷ء میں ہوئی) اور اس کے جانشین شاہ عالم اور فرخ سیر کے دور میں دہلی میں رہائش پذیر تھا۔ زٹلی کی کلیات نثر اور نظم دونوں پر مشتمل ہے، جو جزوی طور پر فارسی میں لکھی گئی ہے، اور جزوی طور پر ہندوستانی انداز میں، جو کبھی کبھار مشکل سے ہی سمجھ میں آتی ہے۔ یہ خطوط، طنز، شہنشاہ اورنگزیب اور شاہ عالم کے تذکرے، غزلیں، مثنویات، قصائد، طنزیہ اور مزاحیہ اشعار، اور فالناموں یا علم نجوم کے مقالوں پر مشتمل ہے۔

ان کے کئی کام غیر مہذب نوعیت کے ہیں۔ پہلا ٹکڑا فارسی میں ہے اور اس کا آغاز یوں ہے۔

مناظرہ ملا سا ہوو میر جعفر رحمت اللہ علیہ

رسائی ہوش وکوش منیہان خدا

ان کی نظموں میں مرزا ذوالفقار بیگ، دہلی کے کوتوال (ورق ۲۲ اور ۱۲۱ص) اور ان کی بیٹی چندہ (ص۱۷) پر طنزیہ تخلیقات ہیں اور اورنگ زیب شاہ عالم کے ساتھ جنگ میں مارا گیا، (۱۱۱۹ھ، ۱۷۰۸ء)) کے سب سے چھوٹے بیٹے محمد کام بخش پر ایک طنز، جو حیدر آباد کے قریب اپنے بھائی صفحہ ۱۱۰۔ اورنگ زیب کی مدح (ص ۱۷۲) اور اس کی موت پہ ایک نوحہ (ص۱۸۴)، شاہ عالم کی تعریف (ص۱۸۷) بھی کرتے ہیں۔ کلیات کو بمبئی سے

۱۸۵۳ء،۱۸۵۷ءاور دہلی سے ۱۸۷۳ء میں شائع کیا گیا۔اس مخطوطے اور ان اشاعتوں میں نظموں کی ترتیب میں اختلاف ہے۔(دیکھیے: گارساں دتاسی-تاریخ ابیات ہندوستانی، جلد 3،اشاعت دوم، ص۳۳۷) "[۸]

اس فہرست میں جن مخطوطات کی توضیح کی گئی ہے وہ درج ذیل ہیں۔

مثنویات

۹۔طوطی نامہ 1639ء از غواصی 10۔ قصہ لعل و گوہر از اعجاز 11۔شوہر نامہ از صابر 12۔ قصہ راجا چترمکٹ و رانی چندر کرن 1847ء از منشی سمن لال 13۔ سحر البیان 1797ء 14۔ انتخاب نظم رنگین (مثنوی دلپذیر، ایجاد رنگین، دیوان سوم،) 15۔ برق لامع 1815ء 16۔قصہ لیلی مجنوں از نجیب الدین 17۔شکوہ فرنگ ۱۸۶۸ء از سید جلال الدین حیدر خان

دواوین/کلیات

۱۔دیوان ولی ۱۸۲۷ء ۲۔دیوان یکرو ۳۔دیوان مبتلا ۴۔دیوان تاباں ۵۔دیوان میر تقی میر اول تا ششم ۶۔دیوان میر سوز ۷۔دیوان جرات ۸۔دیوان صاحب قراں ۹۔دیوان سودا ۱۷۹۷ء ۱۰ دیوان سودا ۱۸۲۱ء ۱۱۔دیوان افسوس ۱۲۔ دیوان ریختی، 1803ء از رنگین 13۔دیوان بارش 14۔

کلیات زٹل نامہ از جعفر زٹلی 15۔کلیات جرات 16۔کلیات سودا 17۔کلیات میر حسن 18۔ اشعار محمد کاظم الدین 1807ء 1۔گلدستہ حیدری 20 ۔مرثیہ مسکین از میر عبداللہ مسکیں

داستانیں/قصے

۱۔انوار سہیلی از مرزا مہدی ۲۔نو طرز مرصع از عطا حسین تحسین ۳۔داستان امیر حمزہ از خلیل خاں اشک ۴۔شکنتلا از کاظم علی جوان ۵۔مادھونل اور کام کنڈلا از مظہر علی ولا ۶۔طوطا کہانی از حیدر بخش حیدری ۷۔اخلاق ہندی از بہادر علی حسینی ۸۔نثر بے نظیر از بہادر علی حسینی ۹۔چار گلشن از بینی نرائن ۱۰۔ قصہ نل دمن از الہی بخش ۱۱۔بوستان عشق از غلام اعظم افضل ۱۲۔بوستان عجائب از سعید الدین ۱۳۔قصہ ہیر رانجھا از مقبول احمد

تذکرے:

۱۔تذکرہ فتح علی حسینی ۲۔گلزار ابراہیم ۳۔تذکرہ ہندی از مصحفی ۴۔گلشن بے خار از شیفتہ ۵۔دیوان جہاں از بینی نرائن جہاں ۶۔موعہ عاشقین ۱۷۹۰ء از سید ابو العلی ۷۔

لغات/ضرب الامثال:

۱۔ خالق باری از امیر خسرو (خسرو شاہ) ۲۔ غرائب اللغات ۱۸۴۴ء از سراج الدین خان آرزو ۳۔ عجائب اللغات ۱۸۰۸ء از الہ یار ۴۔ نخبۃ اللغات ۱۸۳۵ء از محمد علی صدر امین ۵۔ شمس البیان فی مصطلحات ہندوستان ۱۸۰۰ء از محمد اسماعیل طپش ۶۔ ممتاز الامثال از فیض علی خان

سفر نامہ:۔ سیاحت نامہ ۱۸۴۱ء از کریم خان جھاجھر

خطوط:۔ تاریخ ممتاز از واجد علی شاہ

درج بالا کیٹلاگ کے تحقیقی اور وضاحتی جائزے سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ مستشرقین مشرقی ذخیرہ کتب سے نہ صرف دلچسپی رکھتے تھے بلکہ انھوں نے ان کی فہارس مرتب کر کے حوالہ جاتی تحقیق کے حوالے سے کئی نئے در بھی وا کیے ہیں۔ مستشرقین کے مخطوطات کی ان فہارس میں بیان کردہ اٹھارویں اور انیسویں صدی کا اردو شعری و نثری سرمایہ، نو آبادیاتی بیانیوں کا عمدہ جواب بھی ہے۔

A

DESCRIPTIVE CATALOGUE

OF THE

ORIENTAL LIBRARY

OF THE LATE

TIPPOO SULTAN OF MYSORE.

TO WHICH ARE PREFIXED,

MEMOIRS OF HYDER ALY KHAN,

AND HIS SON

TIPPOO SULTAN.

By CHARLES STEWART, Esq. M.A.S.

LATE MAJOR ON THE BENGAL ESTABLISHMENT,
AND PROFESSOR OF ORIENTAL LANGUAGES IN THE HONOURABLE EAST-INDIA COMPANY'S
COLLEGE AT HERTFORD.

CAMBRIDGE:

PRINTED AT THE UNIVERSITY PRESS;

AND SOLD BY LONGMAN, HURST, REES, AND ORME, PATERNOSTER ROW, LONDON.

1809.

A

CATALOGUE

OF THE

ARABIC, PERSIAN AND HINDU'STA'NY

MANUSCRIPTS,

OF THE

LIBRARIES OF THE KING OF OUDH,

COMPILED

UNDER THE ORDERS OF THE GOVERNMENT OF INDIA

BY

A. SPRENGER, M. D.

OF THE BENGAL MEDICAL ESTABLISHMENT, TRANSLATOR TO THE
GOVERNMENT OF INDIA, ETC.

[illegible] I.

CONTAINING PERSIAN AND HINDU'STA'NY POETRY.

CALCUTTA:

PRINTED BY J. THOMAS, AT THE BAPTIST MISSION PRESS.

1854.

CATALOGUE

OF THE

HINDI, PANJABI AND HINDUSTANI

MANUSCRIPTS

IN THE

LIBRARY

OF THE

BRITISH MUSEUM.

Dept. of Oriental Printed Books and Manuscripts

BY

J. F. BLUMHARDT, M.A.

PROFESSOR OF HINDUSTANI, AND LECTURER ON HINDI AND BENGALI AT UNIVERSITY COLLEGE, LONDON; AND TEACHER OF BENGALI AT THE UNIVERSITY OF OXFORD.

PRINTED BY ORDER OF THE TRUSTEES

London:

SOLD AT THE BRITISH MUSEUM,

AND BY

MESSRS. LONGMANS & CO., 39, PATERNOSTER ROW; BERNARD QUARITCH, 15, PICCADILLY, W.; A. ASHER & CO., 13, BEDFORD STREET, COVENT GARDEN; KEGAN PAUL, TRENCH, TRÜBNER & CO., PATERNOSTER HOUSE, CHARING CROSS ROAD; AND MR. HENRY FROWDE, OXFORD UNIVERSITY PRESS, AMEN CORNER.

1899.

[*All rights reserved.*]

A CATALOGUE

OF THE

BIBLIOTHECA ORIENTALIS

Sprenger (A.)

SPRENGERIANA.

ASTOR LIBRARY

GIESSEN.

WILHELM KELLER, PRINTER.

JANUARY 1857.

حوالہ جات وحواشی

۱ - (*C.E.Bukland, Dictionary of Indian Biography, swan co. Bloomsbury,*1906, PP: ۴۰۳)

2. *Charles Stewart Descriptive Catalogue of the Oriental Library of the late Tippoo Sultan of Mysore, University Press Cambridge*،۱۸۰۹ ،pp:181-182)

3. (یہ معلومات اکرام چغتائی کی کتاب "شاہان اودھ کے کتب خانے" مطبوعہ ۱۹۷۳ء کے صفحہ ۱۸تا۳۱ اور محی الدین قادری زور کی کتاب "گارساں دتاسی اوراس کے ہم عصر بہی خواہان اردو" مطبوعہ ۱۹۴۱ء کے صفحہ ۱۰۰تا۱۰۱ سے لی گئی ہیں)

4.*A. Springer, A Catalogue of the Arabic, Persian and Hindustanee Manuscripts of the libraries of king Oudh, Baptist Mission Press, Calcutta,1854, PP:609*

5.*A. Springer, A Catalogue of the Bibliotheca Orientals, William Kettler Printer, Gissesn, , 1857, pp: iv-vi)*

٦۔ جیمز فلر بلوم ہارٹ، ۱۸۴۴ء برطانیہ میں پیدا ہوئے۔ انڈیا آفس لائبریری سے وابستہ رہے۔ ان کا انتقال ۱۹۲۲ء میں ہوا۔ ان کی کتب میں درج ذیل ہیں:

(i)*Catalogue of Hindustani printed books in the library of the British museum*،
(ii)*Catalogue of Hindustani printed books in the library of the British museum* ,
(iii)*Catalogue of Marathi and Gujarati printed books in the library of the British museum.*
(iv)*Catalogue of the library of the India office* -
(v)A supplementary catalogue of Hindi books in the library of the British museum
(vi)Catalogue of Assamese *and Oriya books in the Library of the British Museum*
(vii)Catalogue of Bengali printed books in the library of the British Museum
(viii) Hindustani self-taught by the natural method with phonetic pronunciation.

۷۔ اس کا اردو تلخیص وترجمہ سلیم الدین قریشی نے کیا ہے جو "افکار" کراچی میں "فہرست مخطوطات اردو" کے عنوان سے شمارہ: ۱۳۳، اپریل ۱۹۸۱ء ص نمبر ۳ ٦ ۳ تا ۱۴۷ میں شائع ہو چکا ہے۔

8.*J.F, Blumhardt, Catalogue of the Hindi, Punjabi and Hindustani Manuscripts in the Library of the British Museum, Oxford University Press,1899, pp:25)*